قانون سے خالقیت، عہدے سے ذمہ داری، اطلاع سے تشکیل، ایک اداراتی چرچ سے نبوی اور (Counter-cultural) چرچ بنیں گے۔

اقدامات

ہم اِسے ضروری کام سمجھتے ہیں کہ مختلف مسیحی مسلکوں کے افراد پر مشتمل ایک گروپ اور ایک بین المذاہب الٰہیاتی گروپ تشکیل دیا جائے، "دینی خدمت میں خواتین [کے کردار]" اور "نوجوانوں [کے مسائل]" پر تحقیق کے لیے ٹاسک فورس مقرر کریں، اِس طرح "[عوامی عہدہ داروں کی] جواب دہی اور خود کفالت" پر ایک ٹاسک فورس تشکیل دی جائے۔

سفارشات

اپنے چرچ رہنماؤں کے لیے ہم سفارش کرتے ہیں کہ "لازمی ابتدائی تعلیم کو امداد فراہم کی جائے، "چھوٹی چھوٹی ایمانی برادریاں" تشکیل دی جائیں اور "چرچوں کی ایک مشترک کونسل" قائم کی جائے۔

پاکستان: انتخابات میں فراڈ ہوا ہے۔ —— جے - سالک

[مذکورہ بالاعنوان سے پندرہ روزہ "شاداب" (لاہور) نے حالیہ الیکشن کے بارے میں جناب جے - سالک کے خیالات شائع کیے ہیں۔ ذیل میں پہلے "شاداب" کا کالم بہ شکریہ نقل کیا گیا ہے، اور پھر رِٹ کے بارے میں اخباری اطلاعات دی گئی ہیں۔ مدیر]

سابق وزیر اور قومی اسمبلی اقلیتی نشست کے امیدوار جے - سالک گزشتہ دنوں دفتر "شاداب" میں تشریف لائے، انہوں نے اس دوران "شاداب" سے گفتگو کرتے ہوئے حالیہ انتخابات میں اقلیتوں کے ساتھ الیکشن کمیشن کے فراڈ کے حوالے سے مختلف ریٹرننگ افسروں کی طرف سے جاری ہونے والے انتخابی نتائج کی تصدیق شدہ دستاویزات ثبوت کے طور پر دکھاتے ہوئے بتایا کہ سرکاری اور غیر سرکاری نتائج میں واضح فرق موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس سلسلے میں ہائی کورٹ میں رٹ درخواست دائر کی ہے جس میں میرا موقف یہ ہے کہ درخواست دہندہ قومی اسمبلی میں اقلیتی نشست کا امیدوار تھا جس کا حلقہ پورا پاکستان ہے، مجھے انتخابی نشان "ہینڈ پمپ" الاٹ کیا گیا، جب کہ صوبائی اسمبلی کے ایک اقلیتی امیدوار کو میری مخالفت کے باوجود یہی نشان الاٹ کر دیا گیا۔ جس سے میرے ووٹرز نہ

صرف کنفیوز ہوئے، بلکہ مبیّنہ طور پر کئی پولنگ سٹیشنوں پر میرے ووٹوں کا اندراج بھی اس کے خانہ میں کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ ستم ظریفی یہ کی گئی کہ قومی سطح پر عام انتخابات میں قومی انتخابات کے لیے سبز اور صوبائی انتخابات کے لیے سفید بیلٹ پیپر جاری کیے گئے، جبکہ اقلیتوں کے لیے روایتی امتیازی سلوک روا رکھا گیا اور ان کے قومی اور صوبائی دونوں انتخابات کے لیے رائے دہندگان کو ایک ہی رنگ یعنی گلابی رنگ کے بیلٹ پیپر جاری کیے گئے، جس سے مزید الجھن اور کنفیوژن پیدا ہوئے، جبکہ الیکٹرانک ابلاغ عامہ اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے بھی اس کی تشہیر نہ کی گئی، بلکہ یہی بتایا جاتا رہا ہے، دو رنگوں یعنی سبز اور سفید رنگ کے بیلٹ پیپر بالترتیب قومی اور صوبائی انتخابات کے لیے رائے دہندگان کو دیے جائیں گے۔ انہوں نے "شاداب" سے گفتگو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ اقلیتوں کے انتخابی نتائج میں، جس قدر ان کا حلقہ انتخاب وسیع ہے اسی قدر وسیع پیمانہ پر دھاندلیاں کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس شبہ کو تقویت یوں بھی ملتی ہے کہ امیدواروں کو ۱۳ فروری یعنی انتخابات کے دس روز تک مصدقہ نتائج فراہم نہ کیے گئے۔ مزید براں اقلیتی نشستوں کے جاری کردہ سرکاری اور غیر سرکاری نتائج میں بھی واضح فرق ہے، جبکہ ایک ریٹرنگ آفیسر اور الیکشن کمیشن کے جاری کردہ نتائج میں بھی نمایاں فرق ہے جس کے دستاویزی ثبوت میرے پاس موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض حلقوں کے نتائج درج ہی نہیں کیے گئے اور کئی حلقوں کے مشترکہ نتائج میں گھپلے اور دھاندلی کی گئی۔ علاوہ ازیں ہزاروں مسترد ووٹوں کا کہیں اندراج نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پولنگ سٹیشنوں پر نتائج کچھ اور تھے اور ریٹرنگ آفیسر اور الیکشن کمیشن کے نتائج ان سے مختلف ہیں۔ جے۔ سالک نے "شاداب" سے [باتیں کرتے ہوئے] الیکشن میں دھاندلی کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ بتایا کہ ہم تاریخی اور ریاستی بلکہ آٹھویں ترمیم کے جبر کے تحت جداگانہ طریق انتخابات میں حصہ لینے پر مجبور ہیں۔ جہاں پورا ملک حلقہ انتخاب ہے اور کوئی امیدوار ملک کے دور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے پولنگ سٹیشنوں پر اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے پولنگ ایجنٹ فراہم نہیں کر سکتا۔ انہوں نے اقلیتی نشستوں کے انتخابات کالعدم قرار دے کر دوبارہ انتخاب کرانے یا دوبارہ گنتی کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ عدالت میں ہے۔ عدالتی فیصلہ کے بعد ہی آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کروں گا۔ (پندرہ روزہ "شاداب" لاہور، اپریل ۱۹۹۷ء)

۱۹۹۷ء کے انتخابات میں اقلیتی نشست کے ایک امیدوار جناب جے۔ سالک نے مسیحی نشستوں کے نتیجے کو فرضی اور آئین و قانون سے متصادم قرار دیتے ہوئے انتخابی نتائج کو براہ راست سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ پٹیشن میں الیکشن کمیشن، ریٹرنگ افسر، حکومت پاکستان اور چار منتخب مسیحی ارکان قومی اسمبلی کو فریق بنایا گیا ہے۔ عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ انتخابی نتائج کے بارے میں

۱۶ فروری ۱۹۹۷ء کو جاری شدہ نوٹیفکیشن کالعدم قرار دیا جائے، کیوں کہ انتخابات کے نام سے جو کارروائی ہوئی ہے، محض دکھاوا ہے اور الیکشن کمیشن آئین و قانون کے مطابق انتخابات کے انعقاد میں ناکام ہو گیا ہے، نیز الیکشن کمیشن کا عملہ آئین و قانون کی خلاف ورزی کے ارتکاب کی وجہ سے سزا کا مستحق ہے۔ آرٹیکل ۶۲ اور ۶۳ کی تشریح کی جائے، مسیحی نشستوں کے انتخاب کا ریکارڈ طلب کیا جائے اور مسیحی نشستوں پر از سر نو انتخاب کا اہتمام کیا جائے، قومی اور صوبائی نشستوں کے لیے بیلٹ پیپر کا رنگ الگ الگ رکھا جائے۔

پٹیشن میں کہا گیا ہے کہ جے - سالک کو قومی اسمبلی اور نذیر کھوکھر کو صوبائی اسمبلی کی نشست کے لیے ایک ہی انتخابی نشان دیا گیا تھا۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن نے ریٹرننگ آفیسر صباح محی الدین خان پر فرضی نتائج کے اعلان کے لیے دباؤ ڈالا جو اُنھوں نے قبول نہیں کیا۔ ۱۵ فروری کو ریٹرننگ آفیسر کا اچانک تبادلہ کر دیا گیا اور نتائج کا اعلان ہو گیا۔ امیدوار کو مصدقہ انتخابی نتیجہ فراہم نہیں کیا گیا۔ ابھی تک چاروں صوبوں کے نتائج ہی موصول نہیں ہوئے۔ ووٹوں کی گنتی میں آج بھی فرق موجود ہے۔ جے - سالک کے ووٹوں میں ۹۰۸ کا فرق ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی ووٹ مسترد نہیں ہوا، حالانکہ ووٹ مسترد بھی ہوئے ہیں۔ تمام حلقوں کے نتائج تاحال یک جا نہیں ہوئے۔ (روز نامہ "جنگ" —— راولپنڈی، ۶ مئی ۱۹۹۷ء)

یورپ

ویٹی کن: مسلم - مسیحی تشدّد پر کیسے قابو پایا جائے؟ — کلیسیائی اہل کاروں کی سوچ بچار

ایشیا، مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ کے مختلف ملکوں میں حالیہ مسلم - مسیحی تشدّد کے واقعات نے کیتھولک چرچ کے ذمہ داروں کو پریشان کر دیا ہے اور وہ حیران ہیں کہ صورتِ حال پر کسی طرح قابو پایا جائے۔ ان پُرتشدد واقعات سے متاثر ہونے والوں میں فلپائن کا ایک مقتول بشپ اور یوگنڈا کے غریب مسیحی خاندان شامل ہیں۔ جہاں تک ۱۹۹۷ء کا تعلق ہے، مسلم - مسیحی کشمکش نے پاکستان، مصر اور انڈونیشیا میں سر اٹھایا ہے۔ ویٹی کن کے اہل کاروں نے پُرتشدد واقعات پر افسوس کا اظہار کیا ہے، مگر اُنھوں نے اسے "مذہبی جنگ" کہنے سے احتیاط برتی ہے۔ "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے سیکرٹری بشپ مائیکل فٹز جیرالڈ نے متنبہ کیا ہے کہ ہر واقعہ کے مقامی اسباب تھے اور